علم تعبیر الرّؤیا
اور اس کے
عجائبات
از قلم
محترم مولانا دوست محمد صاحب شاھد
مؤرّخ احمدیّت

عِلمِ تعبیر الرّؤیا

اور اس کے

عجائبات

از قلم

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرّخِ احمدیّت

شائع کردہ

احمد اکیڈمی ربوہ

نام کتاب ———— علم تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

مصنف ———— محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

ناشر ———— جلال الدین انجم

مطبع ———— (رشتانی پریس سرگودھا)

قیمت ———— دو روپے پچاس پیسے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عِلمِ تعبیر الرُّؤیا

اور

اس کے عجائبات

عِلمِ تعبیر کی اہمیّت اسلام میں

عِلمِ تعبیر الرّؤیا جو قرآنِ عظیم کی اصطلاح میں "تاویل الاحادیث" کہلاتا ہے۔ مذاہب عالم خصوصًا اسلام میں بے شمار وسعتوں پر محیط ہے اور خدا تعالٰی کے ازلی و ابدی چشمۂ عِلم و عرفان سے فیضیاب ہونے کے باعث زمانۂ قدیم سے دائمی حیثیت کا حامل رہا ہے۔ ابوالانبیاء سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام محض خواب کے ایک اشارۂ ربّانی پر اپنے بیٹے سیّدنا اسماعیل علیہ السّلام کی گردن پر چھری چلانے کے لئے تیار ہوگئے اور حضرت اسماعیلؑ نے اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بخوشی اپنی جان کی قربانی پیش کر دی۔ حضرت یوسف علیہ السّلام کی پوری زندگی ان کے ایک خواب ہی

کے ارد گرد چکر لگاتی ہے۔ اسلام میں اذان کا آغاز خواب کا ہی رہینِ منت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے چودہ سو جان نثار صحابہؓ کے ساتھ صرف خواب ہی کی بنا پر مدینہ سے حدیبیہ کے مقام پر تشریف لے گئے تھے۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

تاریخِ اسلام میں یہ حیرت انگیز واقعہ بھی ریکارڈ ہے کہ صحابیٔ رسولؐ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذّاب سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اُس وقت آپؓ کے بدنِ مبارک پر نفیس زرہ تھی جو کسی نے اُن کے جسم سے اُتار کر رکھ لی۔ ایک شخص کو حضرتِ ثابت بن قیسؓ خواب میں ملے اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ تم اسے خواب سمجھ کر خاموش نہ بیٹھ جانا۔ وہ وصیّت یہ ہے کہ جب مَیں شہید ہُوا تو ایک آدمی نے میری زرہ اُتار لی۔ اس شخص کا خیمہ لشکر کے کنارے پر ہے اور اس کے خیمہ کے پاس گھوڑے بندھے ہیں۔ زرہ پر اس شخص نے ہانڈی ڈھانپ رکھی ہے اور ہانڈی پر پالان۔ تم ہمارے سپہ سالار خالدؓ بن الولید سے کہو کہ وہ میری زرہ اس شخص کے پاس سے منگوا لیں اور جب خلیفۃ الرسولؐ کے پاس جاؤ تو ان سے کہنا کہ اِس قدر مجھ پر قرض ہے اور اس قدر میرا قرض فلاں شخص پر ہے اور کہہ دینا کہ مَیں اپنے فلاں غلام

کو آزاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں مکرّر کہتا ہوں کہ اسے خواب نہ جاننا۔ اس شخص نے جا کر حضرت خالدؓ سے کہا۔ حضرت خالدؓ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے خیمہ سے جا کر زرہ لے آئے۔ جب وہ اس کے خیمہ پہنچا تو اُس کے اندر کوئی نہ تھا۔ اندر جا کر پالان الٹا تو اُس کے نیچے ہانڈی نکلی اور ہانڈی کے نیچے زرہ۔ وہ یہ زرہ حضرت خالدؓ کے پاس لے آیا۔ پھر جب مدینہ پہنچے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ سے انہوں نے وصیت بیان کی اور حضرت ابو بکرؓ نے اس پر عمل کیا۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حصہ اول از حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی۔ ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل ص ۱۷۹-۱۸۰)

عِلمِ تعبیر کی تجدید میں حضرت مسیح موعودؑ کا مثالی مقام

سیّدنا حضرت مسیح علیہ السّلام اور حضورؑ کے خلفاء نے جو تجدیدی کارنامے سرانجام دیئے ہیں ــــ ان میں علمِ تعبیر الرؤیا کی تجدید کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنی علم و معرفت سے لبریز کُتب اور ملفوظات میں اِس علم کے بہت سے گوشوں پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ دن ہی چڑھا دیا ہے۔ آپ کے قلم سے بے شمار خوابوں کی تعبیریں ملتی ہیں جن کو دیکھ کے یوں نظر آتا ہے کہ کوثر و تسنیم کا چشمہ ہے جو پوری شان سے بہہ رہا ہے۔ قدیم

بزرگانِ اُمت میں سے حضرت علامہ ابن سیرینؒ نے "منتخب الکلام" اور "تعبیرالرؤیا الصغیر" میں قطب الزمان شیخ العارفین حضرت عبدالغنی نابلسی نے "تعطیر الانام" میں حضرت ابوالفضل حبیش بن ابراہیم محمد تغلیسی نے "کامل التعبیر" میں حضرت جابر مغربی نے "کتاب ارشاد" میں حضرت ابراہیم کرمانیؒ نے "کتاب دستور" میں حضرت اسمٰعیل بن اشعثؒ اور حضرت حافظ بن اسحاقؒ نے "کتاب تعبیر" میں اور حضرت خالد اصفہانیؒ نے کتاب "منہاج التعبیر" میں نہایت قابلِ قدر معلومات جمع کر دی ہیں۔ اور ان کی یہ علمی جدّو جہد آئندہ نسلوں کو گراں بارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے ایک ایسے دَور میں جبکہ خلافت کا بابرکت نظام جو علمِ تعبیر کی رُو سے خانہ کعبہ کی مثالی شکل میں دکھلایا جاتا ہے۔ (تعبیر الرؤیا الصغیر از علامہ ابن سیرینؒ) صفحۂ ہستی سے معدوم ہوچکا تھا اور تاریکی سی چھا گئی تھی اس آسمانی علم کے چراغ روشن رکھے۔ مگر یہ حقیقت ہے اور کوئی عالمِ ربانی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ عہدِ حاضر میں اِس علم کے اندر بھی بہت تغیر ہوچکا ہے۔ دُنیا کا نقشہ بدل چکا ہے۔ انسانی قلوب و دماغ اور ارواح زمانہ کے نئے سے نئے افکار و خیالات اور فلسفوں کی زد میں ہیں اور خصوصًا فرانس کے صنعتی انقلاب اور جمہوریت اور دہریت کے اُبھرنے والے سیلاب کے سامنے پہلے علوم ہیچ نظر آتے ہیں اور زمانہ بین الاقوامی سطح پر تقاضا کر رہا ہے کہ کوئی خدا کا فرستادہ اور برگزیدہ زندہ خدا کی زندہ تجلیات کی ازسرِ نو چہرہ نمائی کرے اور

قرآن و حدیث کے دوسرے علوم کی طرح علم تعبیر کو بھی ایک سائنس کی حیثیت سے پیش کرے اور اپنے روحانی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اس کو دنیا پر آشکار کرے۔ سو الحمد للہ حضرت مسیح موعودؑ بانیٔ جماعت احمدیہ نے اِس ضرورت کو نہایت شاندار رنگ میں پُورا فرمایا جس پر آپؑ کا پیدا کردہ لٹریچر گواہ ہے۔ حضورؑ نے نہ صرف اس علم کی اہمیت نمایاں کی بلکہ اس کی ضرورت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور بتایا کہ قسامِ ازل نے خوابوں کی استعداد ہر شخص میں رکھی ہے تاکہ خدا کے پاک نبیوں پر ایمان کے لئے حجت ہو اور انسان صداقت کو شناخت کر سکے۔ حضورؑ نے علم تعبیر کے اصولوں، غیر مسلم اور مسلم کے خوابوں میں فرق، نیز کامل مقربانِ درگاہِ الٰہی کے خوابوں کے امتیاز کی واضح علامات بیان کی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اِس علم میں ایک خاص دستگاہ بخشی تھی اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پیش فرمودہ علم تعبیر کی جزئیات تک کو ایسا کھول کھول کر بیان فرمایا کہ حیرت آتی ہے بلکہ خاص طور پر جلسہ سالانہ ۱۹۱۷ء پر خاص اسی موضوع پر تقریر فرمائی جو قیامت تک کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گی۔ آپ نے ایک بار یہ بھی فرمایا:-

"یہ ایک تعلیمی علم ہے اگر اللہ تعالیٰ موقعہ دے تو تعبیر الرؤیا کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ قرآنی تعبیر کی

کتابوں میں بہت اصلاح کی ضرورت ہے .... یہ کچھ اوپر سے انکشاف ہوتا ہے۔ ظاہر میں پتہ نہیں لگتا۔ اب خواب کے علم میں معلوم ہوتا ہے کہ مفردات کی بجائے مرکبات کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ آجکل رؤیا مرکب زیادہ ہوتی ہیں ان میں معبّر کو مختلف ٹکڑوں سے مختلف نتیجے نکالنے پڑتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے اور حضرت خلیفہ اوّل بھی فرماتے تھے اس علم میں بہت تغیّر ہو چکا ہے۔"

(الفضل ۱۹ / جون ۱۹۲۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تفسیر کبیر میں سورۃ الزلزال ص۱۸۱ سے ص۵۵۱ تک وحی، الہام اور رؤیا کے مضمون پر عارفانہ روشنی ڈالی ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔

ایک پُرعجائب اور پُراسرار علم

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے علم رؤیا کو پُراسرار علم قرار دیتے ہوئے اس کے باریک در باریک سلسلہ کی بہت سی کڑیاں بے نقاب کی ہیں اور فرمایا ہے کہ:۔

"عالمِ رؤیا اور عالمِ آخرت مرایا متقابلہ کی طرح واقعہ ہیں جو کچھ فطرت اور قدرتِ الٰہی نے عالمِ خواب میں خواصِ عجیبہ رکھے ہیں۔ اور جس عجیب طور سے روحانی امور محسوس و

مشہود طور پر اس عالم میں دکھائی دیتے ہیں بعینہٖ یہی حال عالمِ آخرت کا ہے یا یوں کہو کہ عالمِ خواب عالمِ آخرت کے لئے اسی عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہُو بہُو فوٹو گراف اُتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حُلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں اور اگر ہم اِسی زندگی دُنیا میں عالمِ آخرت کے کچھ اسرار بغیر ذریعہ الہام اور وحی کے دریافت کر سکتے ہیں تو بس یہی ایک ذریعہ عالم رؤیا کا ہے۔ سو دانشمندوں کو چاہیئے کہ اگر اُس عالم کی کیفیت دریافت کرنا چاہیں تو عالمِ رؤیا پر بہت غور اور توجہ کریں کیونکہ جن عجائبات سے یہ عالمِ رؤیا بھرا ہُوا ہے اُسی قسم کے عجائبات عالمِ آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیلی وقوع میں آکر عالمِ رؤیا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں یہ عجائبات کھلتے ہیں عالمِ آخرت میں بھی اُسی کے مشابہ تبدیلی ہے۔"

(سرمہ چشمِ آریہ صفحہ ۱۵۹)

۱۲؍اکتوبر ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسبِ معمول سیر کو نکلے۔ چند آدمیوں نے اپنے خواب سُنائے حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"باطل میں جو تیاریاں حق کی طرف آنے کے لئے ہو رہی

ہیں اس کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ رؤیا کا بھی عجیب عالم ہوتا ہے جن باتوں کا نام و نشان نہیں ہوتا وہ وجود میں لائی جاتی ہیں معدوم کا موجود اور موجود کا معدوم دکھایا جاتا ہے اور عجیب عجیب قسم کے تغیّرات ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۳۷-۴۳۸)

عالمِ رؤیا اور اس کی تعبیرات کے غیر محدود عجائبات ہیں جن میں سے بطور نمونہ صرف نو۹ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اوّل۔ ۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں کو تاویلِ رؤیا کا علم نہیں اُن کو ان تغیّرات میں تکلّف معلوم ہوگا مگر صاحبِ تجربہ خوب جانتے ہیں کہ رؤیا کے بارہ میں اکثر عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ حقیقت کو ایسے ایسے پردوں اور تمثیلات میں بیان فرماتا ہے۔ مسلم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھی کہ عقبہ بن رافع کے گھر کہ جو ایک صحابی تھا آپؐ تشریف رکھتے ہیں۔ اُسی جگہ ایک شخص ایک طبق رطب ابن طاب کا لایا اور صحابہؓ کو دیا اور رطب ابن طاب ایک خرما کا قسم ہے کہ جس کو ابن طاب نام ایک شخص نے پہلے پہل کہیں سے لاکر اپنے باغ میں لگایا تھا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی

یہ تعبیر کی کہ دُنیا و آخرت میں صحابہؓ کی عاقبت بخیر و عافیت ہے اور حلاوتِ ایمان سے وہ خوشحال اور متمتع ہیں۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کے لفظ سے عاقبت نکالا اور رافع خدا کا نام ہے اس سے رفعت کی بشارت سمجھ لی اور خرما کی حلاوت سے حلاوتِ ایمانی لی۔ اور ابن طاب میں طاب کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خوشحال ہُوا۔ پس اس سے خوشحال ہونے کی بشارت سمجھ لی۔ غرض تعبیرِ رؤیا میں ایسی تعبیرات واقعی اور صحیح ہیں۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صہ ۱۹ و مسلم کتاب الرؤیا)

ظاہر ہے کہ دُنیائے خواب کے ایسے اشارات کو خدا کے عارف مجاہدات کے بعد ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"خواب کے اشارات اس پانی سے مشابہ ہیں جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ تک میں واقع ہیں جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیئے تا وہ مٹی پانی کے اُوپر سے بکلی دُور ہو جائے اور نیچے سے پانی شیرین اور مصفّٰی نکل آوے ہمتِ مرداں مددِ خدا۔ صدق اور وفا سے خدا تعالےٰ کو طلب کرنا موجب فتح یابی ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا "

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۶)

دوم ۔ ۲۔ یہ مسلّم روحانی اصول ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے " ضرورۃ الامام " میں بھی بالوضاحت بیان فرمایا ہے کہ امام الزمان کے ظہور کے وقت وسیع پیمانے پر سچی خوابوں اور الہاموں کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں عام اور خاص دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے انتشارِ روحانیت ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

" حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورتِ انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشارِ روحانیت اور نورانیّت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے۔ اس کو سلسلۂ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبّر اور سوچنے کی قوّت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو۔ اس کو تعبّد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمامِ حجّت کی طاقت بخشی جاتی

ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشارِ روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے..... مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیّت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیثِ نبویّہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشارِ نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچّے نبوّت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پَرتوہ ہوگا۔"

(ضرورۃ الامام طبع اوّل صہ ۴، صہ ۵)

اِس حقیقت اور صداقت کے ثبوت میں بے شمار واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ سِلسلۂ احمدیّہ کی ترقی اور خلافتِ احمدیّہ کی عظمت و استحکام میں ہمیشہ ہی رُؤیائے صالحہ کا بھاری عمل دخل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے عہدِ مبارک سے لے کر آج تک کثیر تعداد ان بزرگوں کی ہے جن پر حقیقی اسلام کی صداقت بذریعہ خواب منکشف ہوئی۔

حضرت پیر صاحب العلم رشید الدین جن کے لاکھوں مرید کچھ، کاٹھیاواڑ، سندھ اور بمبئی وغیرہ میں تھے۔ آپ کو خوابوں میں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یائی جماعت احمدیہ کے متعلق فرمایا " از ماست " (یعنی ہماری طرف سے ہے) درعشقِ ما دلوانہ شدہ است (ہمارے عشق میں دیوانہ ہے) هُوَ صادقٌ۔ هُوَ صادقٌ۔ هُوَ صادقٌ (وہ سچا ہے، وہ سچا ہے، وہ سچا ہے) حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب جو حضرت صاحب العلم کے مرید تھے جب انہیں حضرت پیر صاحب کی طرف سے اِس آسمانی شہادت کی تحریری اطلاع ہوئی تو انہوں نے جولائی یا اگست ۱۸۹۶ء میں حضرت اقدس مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السّلام کی بیعت کر لی۔ (الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۱ء)

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی کو خواب میں مہدی معہودؑ کا حلیہ مبارک دکھایا گیا۔ (عسل مصفّٰی طبع اوّل ص ۱۸۴ - ۱۸۵)

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بسمِلؓ مصنّف " ارجح المطالب فی مناقب اسداللہ الغالب " کو خواب میں حضرت سیّد الشہداء امام حسینؓ کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ حضرت سیّد الشہداء ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کو خبر کر دو کہ میں آگیا ہوں۔ چنانچہ حضرت بسمِل صاحبؓ اگلے ہی روز حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخلِ احمدیت ہو گئے۔

(الحکم ۷/۱۴ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۷)

مدراس کے ایک بزرگ احمد صاحب ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو

حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بیعت کے واسطے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان آنے سے پہلے میں نے ایک رؤیا میں قادیان کا پورا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا۔ یہ تمام مکانات وغیرہ بعینہٖ دکھائے گئے تھے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۶۸)

۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) کو خواب میں ایک لفافے پر یہ پتہ دکھایا گیا "زیرک خان محمد نظام الدین مسجد قطب شاہی آصف آباد"۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے اس پتہ پر ایک کارڈ لکھا کہ آپ مہربانی کر کے جواب لکھیں پھر آپ کو مفصل خط لکھا جائے گا۔ کارڈ پوسٹ کر دیا گیا لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ آصف آباد نام کا کوئی ڈاکخانہ نہیں۔ اس واسطے شبہ ہوا یہ خط کہیں نہیں پہنچے گا۔ بایں ہمہ آپ نے بعض دوستوں کے مشورہ پر اسی پتہ پر ایک مفصل لفافہ مع اپنی خواب کے حوالۂ ڈاک کر دیا۔ آٹھ دس دن گزر گئے نہ کارڈ کا جواب آیا نہ لفافے کا۔ تب آپ نے یہ خواب اخبار "الحکم" میں شائع کرادی۔ چند روز بعد حیدر آباد دکن سے خط آیا جو ایک بزرگ محمد نظام الدین مدرس کا تھا جنہیں کارڈ تو پہنچ گیا تھا مگر لفافہ اور اخبار نہیں ملا تھا۔ انہوں نے اپنے خط میں حضرت مفتی صاحبؓ کا بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ نے مجھے خط لکھا۔ اور اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ قادیان کہاں ہے۔ اور اس کی تلاش کی وجہ یہ تھی کہ

مجھے ایک خواب دکھائی جس کے سبب سے مجھے قادیان خط لکھنا ضروری ہوگیا اور وہ خواب فلاں شب پچھلی رات کو صبح دکھایا گیا تھا۔ یہ تاریخ خواب دیکھنے کی اور وقت وہی تھا جس وقت کہ حضرت مفتی صاحبؓ نے خواب میں لفافہ دیکھا اور وہ خواب یہ تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دربار ہے اور تمام انبیاء اور دیگر اصحاب موجود ہیں اور وہاں حضرت مرزا صاحب قادیانی بھی موجود ہیں۔ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا صاحب کو بازو سے پکڑا اور سب حاضرین کے سامنے کرتے ہوئے فرمایا۔ آج سے تیرہ سو سال قبل جو میرا وجود تھا اب یہی وہ وجود ہے۔ اب جو اس کو مانے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔ میں نے جناب مرزا صاحب کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ صرف اس خواب کی بنا پر میں ان کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ کس پتہ پر خط لکھوں۔ اب آپ میری بیعت کی درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ سفر خرچ کی طاقت نہیں رکھتا ورنہ خود حاضر ہوتا۔ لیکن میں کوشش کروں گا اور جب میرے پاس سفر خرچ کے واسطے کچھ رقم ہو جائے گی تب حاضر ہو جاؤں گا۔"

اس خط میں اس بزرگ نے قسم کھا کر لکھا کہ میں نے فی الحقیقت

یہ خواب دیکھا ہے اور جس رات خواب دیکھا مَیں اس رات میں مسجد میں سویا ہُوا تھا۔ چونکہ آپ نے کارڈ میں شہر کا نام نہ لکھا تھا۔ اس واسطے خط مجھے جلد نہ ملا۔ ڈاکخانے والے مختلف شہروں میں اس کو پھیراتے رہے۔ آصف آباد حیدآباد کے ایک محلہ کا نام ہے۔ اس کارڈ پر تقریبًا تیرہ مہریں لگی ہوئی ہیں اور بالآخر کسی نے لکھا کہ حیدر آباد میں کوشش کی جائے تب یہ کارڈ یہاں آیا اور مجھے ملا۔ اور مَیں ایک غریب مدرس ہوں صرف دس روپیہ میری تنخواہ ہے۔ میرے پاس سفر خرچ نہیں ورنہ خود حاضر ہوتا۔ اس واسطے سردست بذریعہ تحریر بیعت کرتا ہوں۔ جب میرے پاس کچھ رقم ہوگی خود حاضر ہوں گا۔

اس خط کے چھ ماہ بعد محمد نظام الدین صاحب خود قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ہاتھ پر دستی بیعت بھی کی۔

(بشاراتِ رحمانیہ طبع دوم مؤلفہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل۔ صفحہ ۱۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وصال کے بعد عالمِ رؤیا کی آسمانی شہادتوں کا دریا خلفاءِ احمدیّت کی حقانیّت کے لئے بھی رواں دواں ہے۔ اس ضمن میں بعض خوابوں کا ذکر مناسب ہوگا۔

(الف) حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سفر لاہور سے قبل خواب میں دیکھا کہ " وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحبؑ کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں " (سیرت المہدی حصہ سوم صـ۲۷)

(ب) حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو بتایا کہ " حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ آپ (یعنی حضرت سیدنا محمودؓ ناقل) خلیفہ ہوگئے ہیں اور لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں میرا یہ رؤیا سچا تھا اور پورا ہوگیا " آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پھر بیعت کیوں نہ کی ؟ تو انہوں نے کہا کہ " رؤیا میں مجھے تو نہیں کہا گیا تھا کہ میں بھی بیعت کر دوں ۔ رؤیا میں حضرت میاں صاحب کے خلیفہ دوم بننے کی خبر تھی سو وہ پوری ہوگئی "
(الفرقان اپریل ۱۹۴۲ء صـ۳۲)

حضرت مصلح موعودؓ اکثر یہ لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے ۔ حضرت ماسٹر صاحب کے دل میں چونکہ نورِ سعادت و ایمان تھا اس لئے خدا کے فضل و کرم سے وہ ۱۹۴۴ء میں نظامِ خلافت سے وابستہ ہوگئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی ۔

(ج) آغا محمد عبدالعزیز صاحب فاروقی (بھڈانہ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی) نے ۱۹۳۰ء میں "کوکب دُرّی" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس کے صفحہ ۵ پر حسب ذیل خواب درج کی:-

"آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا۔ اس کے چار پَر تھے۔ پہلے پَر کے اگلے حصّہ پر نُور لکھا ہُوا تھا اور دوسرے پَر کے ½ حِصّہ پر محمود۔ تیسرے پَر کے عین وسط میں ناصر الدین اور چوتھے پر اہلبیت۔ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سُرخ چادر تھی۔ سُرخ چادر زمین پر گِر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی۔"

(د) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ۱۹۴۴ء کے قریب ایک خواب دیکھی جس میں "خلیفہ ناصر الدینؒ" اور "خلیفہ صلاح الدینؒ" کا ذکر آتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے پُوری خواب الفرقان اپریل ۱۹۴۴ء میں شائع فرمادی اور لکھا کہ "خلیفہ صلاح الدینؒ" سے مراد حضرت خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود ہے۔

(س) جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشّر مولوی فاضل نے اپنی مشہور تالیف "بشارات رحمانیہ" طبع دوم کے صفحہ ۵۰ پر ۱۹۵۸ء کی ایک اہم خواب درج کی ہے۔ یہ خواب جناب عبدالسلام صاحب ڈاڈر ضلع ہزارہ کی ہے:-

"میرے ایک غیر مبائع دوست تھے جن کے ساتھ عرصہ سے اختلافی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا اور ساتھ ساتھ دُعائیں بھی اس کے لئے کرتا رہا۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں مَیں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ مجھے خواب میں کہہ رہے ہیں کہ مجھے آپ کی جماعت کی صداقت کا انکشاف ہو گیا ہے اور وہ اس طرح کہ مَیں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو ایسی حالت میں دیکھا کہ وہ مجدّد ہیں"۔
چنانچہ مَیں نے یہ خواب اپنی نوٹ بک میں درج کر لی اور ۱۹۵۸ء کے بعد بھی اس کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتا رہا اور دُعائیں بھی جاری رکھیں اور اس عرصہ کے دوران اُسے بہت کچھ تسلی ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُسے توفیق دی کہ اس نے اگست ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے بابرکت عہدِ خلافت میں بیعت فارم پُر کر کے بیعت کر لی۔ اور اب خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت مخلص احمدی ہے۔ خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔ ان کا اسم گرامی خورشید عالم صاحب ہے۔ والسلام۔ عبدالسّلام آر۔ این گورنمنٹ سٹی نوریم ڈاڈر براستہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ"
(بشارات رحمانیہ جلد اوّل ص۵۰۱)

سوم۔۳۔ اہل اللہ کا تجربہ ہے کہ خوابیں بسا اوقات ظاہری صورت بھی پکڑ جاتی ہیں چنانچہ تذکرۃ الاولیاء (رباب؟) میں لکھا

ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں قیام فرما تھے۔ کئی دن فاقہ سے رہے بالآخر نڈھال ہو کر روضۂ نبوی پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے یہاں مہمان آیا ہوں۔ خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے آپ کو روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی آپ نے کھالی۔ بیدار ہوئے تو باقی آدھی آپ کے ہاتھ میں موجود تھی۔ اسی کتاب میں ایک آتش پرست شمعون کا قصہ درج ہے کہ مرض الموت میں اُس نے حضرت حسن بصریؒ سے کہا ستر سال میں نے آتش پرستی کی ہے اب چند سانسیں رہ گئی ہیں کیا تدبیر کر سکتا ہوں؟ حضرت حسنؒ نے کہا تدبیر آسان ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔ شمعون نے کہا اگر آپ خط لکھ دیں کہ حق تعالیٰ مجھ پر عذاب نہ کرے گا تو میں ایمان لے آؤں۔ آپ نے خط لکھ دیا۔ شمعون نے کہا بصرہ کے معتبر شخصوں سے اس پر گواہی کرا دیجئے۔ جب گواہی ہو گئی تو آپ نے خط اس کو دیدیا۔ شمعون ہائے ہائے کر کے رویا اور اسلام لے آیا۔ حضرت حسنؒ کو وصیت کی کہ میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے قبر میں رکھیں اور یہ خط میرے ہاتھ میں رکھ دیں کہ کل میری یہی حجت ہو گی۔ پھر کلمہ پڑھ کر مر گیا۔ حضرت حسنؒ نے اس کی وصیت پوری کر دی اور اسے دفن کر دیا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی نماز پڑھی۔ حضرت حسنؒ اُس رات اندیشہ سے نہ سوئے تمام رات نماز میں رہے۔ آپ ہی آپ کہتے تھے میں نے کیا کیا۔ میں خود

غرق ہوں دوسرے ڈوبتے کا ہاتھ کیسے پکڑوں گا۔ مجھ کو اپنے مِلک پر کچھ قدرت نہیں خدا کے مِلک پر مَیں نے کیسی مہر کر دی۔ اسی اندیشہ میں سو گئے تو شمعون کو دیکھا کہ شمع کی طرح تاج سر پر اور حلّہ بدن پر پہنے ہوئے ہنستا ہُوا مرغزارِ بہشت میں پھر رہا ہے۔ پوچھا شمعون تو کیسا ہے۔ کہا کیا پوچھتے ہو جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔ اللہ نے مجھ کو اپنے جنّت میں اُتارا اور اپنے فضل سے دیدار دکھایا اور جو لطف میرے حق میں فرمایا وہ بیان وعبادت میں نہیں آسکتا۔ یہ خط لیجئے کہ اس کی حاجت نہیں۔ جب حسنؒ خواب سے بیدار ہوئے تو خط ہاتھ میں دیکھا

(ظہیر الاصفیاء ترجمہ اردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۶،۳۵)

جماعت احمدیّہ کے ممتاز عالمِ ربّانی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب رضی اللہ عنہما کے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کا بیان ہے کہ:۔

"ایک دن مَیں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کی انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ حتّٰی کہ ہمارا حدیث کا سبق شروع ہوگیا۔ میں بھوک کی پروا نہ کرکے سبق میں مصروف ہوگیا۔ درآنحالیکہ مَیں بخوبی سبق پڑھنے والے طالبعلم کا آواز سُن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یکایک سبق کا آواز مدھم ہوتا گیا اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سُننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے

کسی نے تازہ بتازہ تیار کیا ہُوا کھانا لا رکھا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بُھنا ہُوا گوشت تھا۔ مَیں خوب مزے لے کر کھانے لگ گیا۔ جب مَیں سیر ہو گیا تو میری حالت منتقل ہو گئی اور پھر مجھے سبق کا آواز سُنائی دینے لگ گیا مگر اس وقت تک بھی میرے منہ میں کھانے کی لذّت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح ثقل محسوس ہوتا تھا اور سچ مچ جس طرح کھانا کھانے سے تازگی ہو جاتی ہے وہی تازگی اور سیری مجھے میّسر تھی۔ حالانکہ نہ کسی اَور نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا تھا۔"

(کلامِ امیر ص۵۵ مشمولہ بدر حصّہ دوم ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

چہارم۔ ۴۔ خوابوں کے بعض نظّارے لفظاً بہ بہت خطرناک دکھائی دیتے ہیں مگر ان کی تعبیر ایمان افروز ہوتی ہے۔ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور خواب ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ آپ آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کے مزارِ اقدس سے حضورؐ کی استخوانِ مبارک جمع کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اس خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور معبّرِ اسلام حضرت ابن سیرینؒ کے ایک رفیق سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے علم اور حفظِ سُنّت میں اس درجہ تک پہنچو گے کہ اس میں متصرف ہو جاؤ گے اور صحیح کو سقم سے

علیحدہ کر دو گے۔ چنانچہ یہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔
(ظہیر الاصفیاء ترجمہ تذکرۃ الاولیاء باب ۱۸ صفحہ ۱۹۸۔ ناشر مطبع اسلامیہ لاہور)۔

اسی طرح تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی (اردو ترجمہ نافع السالکین) میں لکھا ہے :۔

"ایک روز حضرت قبلہ نے حلقہ نشین علماء کے سامنے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے مصحفِ حمید یعنی قرآن مجید ہے اور میں اس کے اوپر کھڑا ہوا ہوں۔ اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ سارے علماء اس خواب کی تعبیر بیان کرنے سے عاجز آ گئے۔ پس آپ نے مولوی محمد عابد سوکری علیہ الرحمۃ کو جو بڑے متبحّر اور متدیّن عالم تھے طلب کیا اور ان کے سامنے خواب بیان کیا۔ مولوی صاحب آداب بجا لائے اور کہا کہ مبارک ہو کیونکہ قرآن شریف عین شریعت ہے اور جنابِ والا کے دونوں قدم ہر زمانہ میں جادۂ شریعت پر مستحکم رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ یہ عمدہ تعبیر ہر کسی کے فکر و عقل کے مطابق تھی لہذا سب کو پسند آئی۔" (تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۰۹ میں یہ روایت سپردِ قلم فرمائی کہ :۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب گورداسپور
میں کرم الدین کے ساتھ حضرت صاحبؑ کا مقدمہ تھا تو ایک
دفعہ مَیں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حضرت صاحبؑ کو
امرتسر میں سُولی پر لٹکایا جائے گا تا کہ قادیان والوں کو
آسانی ہو۔ مَیں نے یہ خواب حضرت صاحب سے بیان کیا تو
حضرت صاحب خوش ہوئے اور کہا کہ یہ مبشر خواب ہے۔ والدہ
صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحبؑ سُولی پر چڑھنے کی یہ تعبیر
کیا کرتے تھے کہ عزت افزائی ہوگی۔"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے راقم الحروف کے نام
ایک ملفوف میں اسی نوعیت کا ایک دوسرا خواب ارسال فرمایا۔ یہ
۲۰ رجون ۱۹۶۲ء کی تحریر ہے اور غیر مطبوعہ ہے۔ خواب اور اس کی تعبیر
آپ کے الفاظ مبارک ہی میں درج ذیل ہے:۔

"مجھے خیال آیا کہ ایک حضرت امّاں جان کا خواب جو حضرت
خلیفۃ المسیح ثانی کی پیدائش سے پہلے ایام حمل میں آپ کو
آیا تھا وہ بھی لکھ دُوں شاید کام آئے۔

حضرت امّاں جانؓ نے میرے پاس دو تین بار پُرانی باتوں
کے سلسلہ میں اس کا ذکر کیا۔ فرماتی تھیں کہ جب تمہارے
بڑے بھائی میاں محمود پیدا ہونے کو تھے تو مَیں نے خواب
دیکھا کہ میرا نکاح "مرزا نظام الدین" سے پڑھا جا رہا ہے۔

مجھے اس خواب کو دیکھ کر اتنا سخت صدمہ تھا کہ مَیں تین روز برابر روتی رہی نہ کھایا نہ پیا جائے۔ رنج وغم سے بُرا حال تھا کہ یہ مَیں نے کیا دیکھا۔ مرزا نظام الدین تو دشمن ہے۔ تمہارے ابا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بہت پریشان ہوکر بار بار پوچھتے مگر مَیں بتا نہ سکتی کہ یہ خواب آیا ہے۔ آخر ان کے بہت اصرار پہ مَیں نے رو کر بتایا کہ یہ خواب آیا ہے۔ آپ خوش ہوکر بولے کہ اتنا مبارک اتنا مبشر خواب تم نے تین دن مجھ سے چھپا رکھا اور روتی رہی تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ نام پر غور کرنا تھا۔ وہ مرزا نظام الدین مراد نہیں جو تم سمجھیں وغیرہ۔ غرض ایسی چند باتیں تھیں۔ زیادہ تفصیل الفاظ مجھے یاد نہیں مطلب یہی تھا اماں جانؓ فرماتی تھیں کہ تمہارے ابا کو جب اتنا خوش دیکھا اور انہوں نے سمجھایا تب جا کر میرا دل ٹھہرا۔"

پنجم۔ ۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علمِ تعبیر کا یہ بنیادی نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ "ہر شخص کی خواب اس کی ہمّت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے"۔ (ملفوظات جلد ۳ ص۳۰۲)

حضورؑ نے اس نکتہ کی وضاحت میں ایک دلچسپ مثال دی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا

کرتی ہے۔ ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو مَیں اس کی تعبیر اَور بیان کرتا مگر تُو اس تعبیر کے لائق نہیں۔ اس لئے سُن کہ کوڑے اور کھاد سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفاتِ حسنہ سب لوگوں پر کھُلے ہیں کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کی خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اَور" (البدر جلد ۱ صہ ۱۱)

تعبیر الرؤیا الصغیر لابن سیرین میں ایک حکایت لکھی ہے کہ :-

"ایک شخص محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر فرمائی تیرے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے پھر دوسرا آدمی حضرت کی خدمت میں آیا حالانکہ پہلا شخص ابھی گیا نہ تھا۔ اس نے بھی اسی طرح کا خواب بیان کیا کہ گویا مَیں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر میں فرمایا کہ تو حج کرے گا۔ اس پر آپ کے ہمنشینوں نے سوال کیا کہ دونوں میں کیا

فرق تھا، خواب تو برابر تھے تو آپ نے جواب دیا کہ پہلے شخص کو دیکھا تو اس کی پیشانی شر کی پیشانی معلوم ہوتی تھی تو مَیں نے اللہ تعالیٰ کے اِس قول سے تعبیر دی کہ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ (یعنی پھر ایک آواز لگانے والے نے آواز لگائی کہ اے قافلے والو! تم چور ہو) اور دوسرے شخص کی پیشانی مَیں نے نیکی کی دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے اِس قول سے تعبیر بنائی کہ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا) چنانچہ جس طرح آپ نے تعبیر بتائی اسی طرح ہوا۔"

("تعبیر الرؤیا الصغیر" از محمد بن سیرینؒ طبع دوم۔ مطبع مصطفی البابی الحلبی واولادہٗ مصر ص۹)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے حیات قدسی جلد ۴ ص۱۱۹، ۱۲۰ میں اپنا ایک نہایت حقیقت افروز واقعہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا صاحبؓ مارچ ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان تشریف لے گئے جہاں رات کو آپ نے رؤیا دیکھی کہ مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کے گھر میں رہتا ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قیام گاہ بھی دارالمسیح میں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے آپ کو خالص مشک سے بھری ہوئی ایک ڈبیہ عطا فرمائی جس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیمؑ کی

خدمت میں آیت اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پڑھ کر عرض کی کہ منصبِ امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ آپ نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیمؑ کی جگہ آپ کو سیدنا محمود المصلح الموعودؓ نظر آئے۔ اگلے دن حضرت مصلح موعودؓ نے نماز ظہر وعصر کے بعد "عرفانِ الٰہی" کے موضوع پر روح پرور لیکچر دیا جو عشاء کے وقت تک جاری رہا۔ تقریر ختم ہوئی تو حضورؓ نے بلند آواز سے اعلان فرمایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نمازِ مغرب وعشاء کی پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحبؓ نے خلیفہ موعود کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں ہزارہا کے مجمع کو نماز مغرب وعشاء پڑھائی۔

اس خواب سے یہ حقیقت نیّر النہار کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ آسمانی مبشرات کا نزول ہر شخص کے دائرہ استعداد، مقام ومنصب اور روحانی قوت وطاقت کے مطابق ہوتا ہے۔ حضرت مولانا راجیکیؓ کی خواب میں اشارہ صرف حاضرینِ جلسہ کی امامت کرانا تھا حالانکہ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی عظیم الشان تجلّی جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام جیسے مقدس ومطہر وجود پر ہوئی تو انہیں ماموریت کی شاہی خلعت سے سرفراز کیا گیا۔

ششم ۔ ۶۔ خواب میں بعض اوقات کوئی شخص دکھایا جاتا ہے مگر وہ چسپاں کسی اَور وجود پر ہوتی ہے۔ خصوصاً انبیاء

کو جو رؤیا دکھائی جاتی ہیں ان کا ایک حِصّہ اُن کے خلفاء اور متبعین کے ہاتھوں پورا ہونا ہے۔ یہ اَمر دو مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

(الف) ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا کہ:۔

"ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے، لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔" (بدر ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صـ۲)

حضرت اقدسؑ کی اس تعبیر کے عین مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ہندوستان سے ہجرت کرنا پڑی اور حضور ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء کو "قلعہ ہند" یعنی پاکستان میں تشریف لے آئے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بار فرمایا کہ:۔

"ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اُترا اور اُنہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکھ دو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس

کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لئے پوری ہو جاتی ہے۔ اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کر دے اور انہیں دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں۔ پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر اُلٹی کرتے ہیں۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں۔ سید عبد القادر جیلانیؒ نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۹ صفحہ ۲۰۲)

ھفتم :- ۷۔ بعض خوابوں سے خدا تعالیٰ کے صفاتِ قہر و جلال کا صاف جلوہ نظر آتا ہے اور وہ خالقِ ارض و سماء کا اقتداری اور خارق عادت نشان ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں اس کی دو نہایت تعجب خیز مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ فرماتے ہیں :-

(پہلی مثال) "خدا جب کسی کام کو کروانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔ اس کے منوانے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔ خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیرِ اعظم

کو نصف رات کے وقت بُلوایا اور نہایت سخت تاکید کی
کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آجاؤ حتّٰی کہ لباس
بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔ وزیر حُکم پاتے ہی ننگے سر،
ننگے بدن فوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ
کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب
بیان کیا کہ مَیں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک حبشی آیا
اور اس نے کَنڈا سے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا
اور دھمکایا ہے۔ اس کی شکل نہایت پُرہیبت اور خوفناک
ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو ورنہ
تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر
جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ
اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔ چنانچہ وزیرِ اعظم
قید خانہ گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے
امام موسیٰ رضا بولے کہ پہلے میرا خواب سُن لو۔ چنانچہ انہوں
نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت
دی ہے کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا
کئے جاؤ گے۔ غرض یہ ہیں خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات"۔
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دہم صـ۱۸۷
الناشر۔ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)۔

دوسری مثال:۔ "شیخ نظام الدین کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا تُو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ مَیں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے مَیں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۷)

مجاہدِ انڈونیشیا مولانا محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ :۔

"جنوب مشرقی ایشیا کی جنگ کے ختم ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے۔ ایک روز ایک شخص ہمارے ایک احمدی دوست کے پاس آیا اور کہا کہ مولوی محمد صادق صاحب کے متعلق یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس وقت اتحادی فوجیں سماٹرا یا

جاوا کے کسی حصہ پر چڑھ آئیں گی اسی وقت ان کو گرفتار کر لیا جائے گا......... یہ خبر سنتے ہی میں نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ بیس دن متواتر تہجد کی نماز ادا کریں اور ہر سوموار اور جمعرات کے روزے رکھیں...... جب تیسری رات تہجد کی نماز پڑھ کر صبح سے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو مجھے خواب میں بڑے موٹے حروف میں لکھا ہُوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو....... مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے بائیبل کا مذکورہ حوالہ پڑھا جس میں بیلشفر نبی بخت نصر کے متعلق ذکر ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ خدا نے اسے ایک خواب دکھایا جس کے متعلق دانیال نبی نے خدا سے پوچھا اور اس کی تعبیر بیان کی۔ اس خواب کے الفاظ یہ ہیں کہ بیلشفر کی حکومت کا خاتمہ قریب آپہنچا ہے۔ خدا نے اسے تولا۔ وہ ہلکی نکلی۔ اب اسے مٹا کر فارسی حکومت کو اس کی جگہ قائم کر دیا جائے گا۔ میں نے یہ خواب بعض ہندو اور سکھ دوستوں کے سامنے بھی بیان کیا اور بعض چیدہ چیدہ احمدی دوستوں کو بھی بتایا۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے حالات کو ایسا پلٹا دیا کہ چند ماہ میں ہی حکومتِ جاپان تباہ ہو گئی۔ دراصل جاپانی حکومت

نے ۱۴ر اگست ۱۹۴۵ء ہی کو شکست مان لی تھی مگر اس نے سماٹرا اور جاوا میں ۲۲ر اگست کو یہ شائع کیا کہ ہمارے بادشاہ نے رعایا پر شفقت کی نظر کرتے ہوئے انگریز اور امریکہ سے صلح کر لی ہے۔ جس دن یہ پمفلٹ شائع ہوا اسی دن میں سردار جوگندر سنگھ صاحب ہری برادرز پاٹڈنگ کی دکان پر گیا وہاں ایک عالم حسن فوادھی تھے انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا " مبارک ہو" میں نے کہا "خیر مبارک" مگر بتایئے تو سہی یہ مبارک کیسی؟ انہوں نے کہا آپ کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ آپ کو ۲۳۔ ۲۴ر اگست ۱۹۴۵ء کی رات کو سزائے موت دے دی جائے مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو بچا لیا کیونکہ بلیک لسٹ میں آپ کا نام بھی درج ہے ''

(ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری ۱۹۴۷ء صفحہ ۶۶-۶۷)

ہشتم۔ ۸۔ عالم رؤیا کے توارد وعجائبات میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ کشف والہام کی طرح خوابیں بھی مشترک ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں اس کی کئی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ اخبار الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۷ء ص۳ میں لکھا ہے کہ صبح نماز سے پہلے حضورؑ نے دیکھا کہ ایک بڑا ستارا ٹوٹا ہے۔ اسی روز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی خواب آیا کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے

ہیں۔ (تذکرہ طبع سوم ص۲۷۶)

اسی طرح بدر ۲۷ راپریل ۱۹۰۵ء ص۱ پر لکھا ہے بر

"رؤیا میں دیکھا ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔ اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے فتح نمایاں، ہماری فتح صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا، اِنِّیْ مع الافواج اٰتیکَ بغتۃً۔"

"خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو اِنِّیْ مع الافواج اٰتیکَ بغتۃً الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہوا بے شک یہ الہام ہوا ہے۔"

(تذکرہ طبع سوم ص۵۴۳)

حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر سورۃ زلزال ص۲۴۷ پر یہ واقعہ بڑی شرح وبسط سے تحریر فرمایا ہے جس سے خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان اور اس کی صفت تکلم پر زندہ یقین پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تاکیدی نصیحت

بالآخر یہ بتانا ازبس ضروری ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی تحریرات اور ملفوظات میں نہایت کثرت، تواتر اور زور کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ محض خوابیں کچھ چیز نہیں جب تک کہ انسان خدا کی نگاہ میں پورے تذلل، عاجزی اور نیستی کے ساتھ اس میں فنا ہو کر دوبارہ زندگی نہ حاصل کرلے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو تب تک یہ خوابیں کچھ شئی نہیں ..... خوابوں پر ناز نہ کرو خصوصاً ایسی حالت میں کہ حدیث میں اضغاثِ احلام اور حدیث النفس کا ذکر موجود ہے یہ کوئی چیز نہیں .... جب تک انسان محض خدا کا نہ ہو جائے یہ کچھ بھی چیز نہیں۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۸)

نیز فرمایا:-

"ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹا لیں۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں بلکہ عملِ صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔" (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۹۳-۹۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "حقیقۃ الرؤیا" کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

" جب تک کسی کو مکالمہ کا خاص درجہ حاصل نہ ہو اور وہ خاص درجہ محدّثیت و صدّیقیت یا ماموریت و نبوت کا درجہ ہے اس وقت تک خطرہ ہے کہ ایسا شخص خوابوں اور الہاموں پر فخر کر کے عُجب کی مرض میں گرفتار ہو جاوے اور اس طرح بجائے ترقی کے الہام اسے اسفل السافلین میں گرانے کا موجب ہو جاویں ۔"

(حقیقۃ الرؤیا طبع اوّل صفحہ ۹۰)

۲۸ راپریل ۱۹۰۴ء کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ رؤیا اور الہامات سُنائے جب وہ سُنا چکا تو حضور نے فرمایا :-

" مَیں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو بلکہ اعمالِ صالحہ میں لگے رہو۔ بہت سے الہامات اور خواب سبزو پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے ...... بلعم کتنا بڑا آدمی تھا مستجاب الدعوات تھا۔ اس کو بھی الہام ہوتا تھا لیکن انجام کیسا

خراب ہؤا۔ اللہ تعالیٰ اُسے کُتّے کی مثال دیتا ہے اس
لئے انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دُعا کرنی
چاہیئے۔ اور ہر وقت لرزاں ترساں رہنا چاہیئے.....
مومن کی صحیح رؤیا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ
سچا تعلق ہو۔ اس کے اوامر و نواہی اور وصایا میں پورا
اُترے اور ہر مصیبت و ابتلا میں صادق مخلص ثابت
ہو۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۵ ، صفحہ ۳۶)۔
مبارک ہے وہ شخص جو اِن پاک باتوں پر عمل پیرا ہوتا ہے
جو خدا نے بتائیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل
کے مبارک ہونٹوں سے نکلیں !!!۔